



سوال

(158) بنحوں کے حصے خریدنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بنحوں کے حصے خریدنے اور کچھ مدت بعد انہیں بیچ دینے کا کیا حکم ہے جبکہ مثال کے طور پر ایک ہزار کے حصے تین ہزار کے ہو جائیں اور کیا اسے سود ہی سمجھا جائے گا؟ (ناصر۔ ع۔ ا۔ الخرج)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

بنحوں کے حصول کی خرید و فروخت جائز نہیں کیونکہ یہ نقدی سے بیع ہے۔ جس میں نہ برابر برابر ہونے کی شرط پائی جاتی ہے اور نہ قبضہ میں لینے کی اور اس لیے بھی کہ سودی اداروں کے ساتھ تعاون جائز نہیں۔ نہ ہی ان کی خرید و فروخت جائز ہے۔ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَتَاوَنُوا عَلَىٰ النِّبْرِ وَالشَّجْوَىٰ وَلَا تَاوَنُوا عَلَىٰ الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدة: ۲)

”اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں نہ کیا کرو۔“

اور جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ ”آپ نے سولینے والے، دینے والے، اس کی تحریر لکھنے والے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ یہ سب لوگ گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔“

اور آپ صرف اپنا اس المال ہی لے سکتے ہیں۔

آپ کو اور دوسرے سب مسلمانوں کو میری یہی نصیحت ہے کہ وہ ہر طرح کے سودی معاملات سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں اور گزشتہ معاملات پر اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کریں کیونکہ سودی معاملات دراصل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ اور اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کے عذاب کے اسباب میں سے ایک سبب ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَتَغَيَّرُونَ إِلَّا نَا يَشْتُمُونَ الَّذِي يَسْتَحِبُّ الشَّيْطَانُ مِنَ النَّاسِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا مُخَلَّدُونَ ﴿۲۴۵﴾ تَجَسَّسَ اللَّهُ الرِّبَا وَرَبِّي الصِّدْقِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿۲۴۶﴾ (البقرة: ۲۴۵-۲۴۶)

”جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قبروں سے) اس طرح (جو اس بابت) انھیں گے جیسے کسی کو جن نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو۔ یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ خرید و فروخت بھی تو سود ہی کی طرح ہے حالانکہ بیع کو اللہ نے حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔ تو جس شخص کو اپنے پروردگار کی طرف سے نصیحت پہنچی وہ باز آ گیا تو پہلے جو ہو چکا وہ اس کا اور (قیامت کو) اس کا معاملہ اللہ کے سپرد اور جو پھر سود لینے لگا تو ایسے لوگ جہنمی ہیں ہمیشہ اس میں حلّیتے رہیں گے۔ اللہ سود کو ناپود کرتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی ناشکرے گنہگار کو دوست نہیں رکھتا۔“

نیز اللہ عزوجل نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ فَإِن لَّمْ تَتَفَكَّرُوا فَأْذُنَا نَحْرَبُ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ وَإِن تُبْتِغُوا فَلَئِمَّ رُؤُسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَتَغَيَّرُونَ وَلَا تَتَلَوَّنَ ۚ (البقرة: ۲۷۸-۲۷۹)

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو جتنا سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اور اگر ایسا نہ کرو گے تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ اور اگر توبہ کر لو (سود چھوڑ دو) تو تم کو اپنی اصل رقم لینے کا حق ہے۔ جس میں نہ دوسروں کا نقصان نہ تمہارا نقصان۔“

اور جیسا کہ پہلے حدیث شریف گزر چکی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 148

محدث فتویٰ